Date: 17-12-25 BATCH-87

س: عصر حاضر میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کے حل اسلامی تعلیمات کے مطابق درج کریں۔

ج:

خاکہ

1- تمہید

2- فکری انتشار اور اسلامی تصورحیات کا بحران (مسئلہ اور اس کا حل)

3- سیاسی زوال اور قیادت کا فقدان (مسئلہ اور اسلامی حل)

4- وسائل کی فراوانی مگر معاشی بے اثری (مسئلہ، حل)

5- اخلاقی انحطاط اور مادہ پرستی (مسئلہ، حل)

6- علمی زوال اور اجتہادی جمود (مسئلہ، حل)

7- فرقہ واریت اور وحدتِ امت کا بحران (مسئلہ حل)

Lala

no need for an outline for a 20 marks answer........

Date:

8- تحلیل کلام

1- تمہید

اکیسویں صدی میں امت مسلمہ ایک گہرے **تہذیبی، فکری** اور سیاسی بحران سے دوچار ہے۔ دنیا کی کل آبادی کا تقریباً **پچیس فیصد** مسلمان ہونے کے باوجود، **عالمی سیاست، معیشت** اور **علمی قیادت** میں امت کا کردار نہایت محدود ہے۔ یہ تضاد واضح کرتا ہے کہ مسئلہ تعداد یا وسائل کا نہیں بلکہ اسلامی **وژن اور اجتماعی شعور کے فقدان** کا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ اس کو یوں بیان کرتے ہیں:

> **"اسلام محض مذہبی عبادت کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو فرد، معاشرہ اور ریاست تینوں کی رہنمائی کرتا ہے۔"**

(ڈاکٹر محمد حمید اللہ - مقدمہ اسلام)

2- فکری انتشار اور اسلامی تصورِ حیات کا بحران

مسئلہ

امت مسلمہ کا سب سے بنیادی مسئلہ **فکری انتشار** ہے۔ مسلمان آج اسلام کو یا تو صرف **روحانی نجات** کا ذریعہ

Date:

سمجھتا ہے اسے شدت پسندی کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ اس فکری کنفیوژن نے اسلام کو زندگی کے عملی منشا کل سے کاٹ دیا ہے۔ محمد قطب کے مطابق اسلام کو یا تو جامد نظریہ بنا دیا گیا یا ناقابل عمل تصور کر دیا گیا حالانکہ وہ زندگی کے لیے نازل ہوا تھا۔

حل:-

اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن و سنت کو فرد، معاشرہ اور ریاست۔ تینوں سطحوں پر قابل عمل نظام کے طور پر سمجھا جائے۔ قرآن و سنت کو نظام حیات کے طور پر پڑھایا جائے۔ ارشاد ہے:

بے شک یہ قرآن اس راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے۔

try to add the arabic of quranic ayats.........

(سورۃ بنی اسرائیل: ۹)

3- سیاسی زوال اور قیادت کا فقدان

مسئلہ:

آج دنیا میں 57 **مسلم ممالک** موجود ہیں، جو تقریباً 24-25% **عالمی آبادی** کی نمائندگی کرتے ہیں، مگر بیشتر ممالک سیاسی طور پر عالمی طاقتوں کے زیر اثر ہیں۔ یہ سیاسی کمزوری محض عسکری یا اقتصادی مسائل کی وجہ سے نہیں بلکہ فکری اور اخلاقی قیادت کی کمی کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلم ممالک میں عوامی توقعات اور حکومت کے اقدامات میں تضاد پایا جاتا ہے۔

Lala

Date:

جس سے داخلی عدم اعتماد اور غیر ہموار ترقی پیدا ہوتی ہے۔ **جب مسلمانوں نے اسلام کو ایک اجتماعی نظام کے طور پر ترک کیا، تو وہ لازماً دوسروں کے سیاسی اور معاشی نظاموں کے محتاج ہو گئے۔ یہ مجموعی اسو**

اسلامی حل:

اسلام میں قیادت کو صرف طاقت یا اختیار کے طور پر نہیں بلکہ **امانت** اور **جوابدہی** کے اصول کے تحت دیکھا گیا ہے۔
آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"تم سب چرواہے ہو اور تم سب اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہو۔"

(صحیح البخاری: 893)

۴) خلافتِ راشدہ:

خلافتِ راشدہ کی مثال واضح کرتی ہے کہ اصول پر مبنی قیادت معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی چیلنجز کا مقابلہ کر سکتی ہے چاہے وسائل محدود ہوں یا دشمن طاقتور ہو۔ آج کے مسلمان حکمران کو بھی ان کی طرح خود احتسابی کرنی ہوگی، عدل و انصاف اور میرٹ کو ہر چیز کی بنیاد رکھنی ہوگی۔ انفرادی سیاسی فائدے کی بجائے ان کو اجتماعی فائدے کو نظر میں رکھتے ہوئے عوام کی **فلاح و بہبود** کے فیصلے لینے ہوں گے۔

۵) وسائل کی فراوانی مگر معاشی بے اثری

مسئلہ:

امتِ مسلمہ کے پاس قدرتی وسائل بے شمار ہیں، لیکن

Date:

یہ عالمی سطح پر اقتصادی، سیاسی طاقت میں تبدیل نہیں ہو پا رہا۔ مسلم دنیا میں عالمی تیل کے تقریباً 60% اور قدرتی گیس کے 40% ذخائر موجود ہیں، اس کے باوجود زیادہ تر ممالک عالمی مالیاتی اداروں یا غیر مسلم طاقتوں پر انحصار کرتے ہیں اور تیل و گیس کی قیمتیں **عالمی منڈیوں** میں طے ہوتی ہیں جس سے مسلم دنیا میں **اقتصادی خودمختاری** اور عالمی اثر کم ہے۔

اسلامی حل:

اسلام میں وسائل کو صرف ذاتی یا چند افراد کیلئے نہیں بلکہ اجتماعی بھلائی اور عدل کیلئے استعمال کرنے کی ہدایت ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، چراگاہ اور آگ میں۔"

(سنن ابی داؤد)

اسلامی تاریخ میں وسائل کو صرف فروخت نہیں کیا گیا بلکہ طاقت میں بدلا گیا ہے۔ **خلافت عباسیہ** میں معدنیات، زراعت اور تجارت کو صنعتی و علمی ترقی کے ساتھ جوڑا گیا جس کے نتیجے میں **بغداد** عالمی معیشت کا مرکز بنا۔ مگر آج مسلم دنیا ناکام ہے وسائل ہیں مگر صنعتی و سائنسی بنیاد کمزور ہے۔ اگر حکومت اسٹریٹیجک وسائل کو بھی **اجارہ داری یا بیرونی دباؤ** سے محفوظ رکھے تو تیل اور گیس وغیرہ کیلئے قرض نہ لینا پڑے بلکہ **سیاسی خودمختاری کا ہتھیار بن سکتے ہیں۔**

Date:

5۔ اخلاقی انحطاط اور مادہ پرستی

مسئلہ:

عصرِ حاضر میں مسلم معاشروں کا ایک بنیادی مسئلہ **اخلاقی زوال** ہے، جو صرف انفرادی کردار تک محدود نہیں بلکہ ریاستی اداروں، معیشت اور سیاست میں سرایت کر چکا ہے۔ **دولت، طاقت اور مفاد** کو کامیابی کا معیار بنا لیا گیا ہے جبکہ اسلامی تصورِ حیات میں اخلاق مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس فکری انحراف کی نشاندہی قرآن یوں کرتا ہے:

"کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو ہی اپنا معبود بنا لیا۔"

(سورۃ الفرقان: 43)

محمد اسد کے مطابق (اسلام کا ز) مسلمان کا زوال اس وقت شروع ہوا جب اسلام ضابطۂ حیات کی بجائے محض رسم بن کر رہ گیا۔

اسلامی حل:

اسلام کے نزدیک اخلاق فرد کی **زینت نہیں بلکہ قوم کی بقا کا نظام ہے**۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاق کی تکمیل کر دوں۔"

(مسند احمد)

CamScanner

Date:

اخلاق کو تعلیم، احتساب اور ریاستی پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔
جب اخلاق اقتدار اور معیشت کی رہنمائی کرے، تو مادہ پرستی خود بخود کمزور ہو جاتی ہے۔

6- علمی زوال اور اجتہادی جمود

مسئلہ:-

وہ امت جس پر پہلا حکم **"اقرأ"** نازل ہوا، آج علمی زوال کا شکار ہے۔ اجتہاد کے فقدان نے مسلمانوں کو دورِ جدید کے مسائل سے ہم آہنگ کرنے میں رکاوٹ پیدا کی ہے۔ امت کا زوال علم کی کمی سے نہیں بلکہ **علم کے مقصد سے کٹ جانے** سے ہوا ہے۔ تعلیم کو مقصدِ حیات کے بجائے محض **روزگار** کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں **تقلید، جمود اور فکری انحصار** پیدا ہوا۔ قرآن اس رویے کو یوں تنقید کا نشانہ بناتا ہے:

"کیا وہ لوگ برابر ہو سکتے ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے؟"

(سورۃ الزمر: 9)

محمد قطب کے مطابق جب علم کو ایمان اور مقصد سے الگ کر دیا جائے تو وہ امت کو رہنمائی نہیں بلکہ **غلامی کی طرف** لے جاتا ہے۔

حل:-

اسلام علم کو عبادت اور قوت دونوں قرار دیتا ہے۔
وحی کا آغاز علم کے حکم سے ہوا:

Date:

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"

(سورۃ العلق: ۱)

اسلامی حل یہ ہے کہ تعلیم کو ایمان، تحقیق اور عملی مقصد کے ساتھ جوڑا جائے، جیسا کہ ابتدائی مسلم تہذیب میں ہوا جہاں علم نے سائنس ترقی اور تہذیبی قیادت کو جنم دیا۔

۷- امت میں انتشار، فرقہ واریت اور وحدت کا فقدان

مسئلہ:

عصرِ حاضر میں امت مسلمہ کا ایک سنگین مسئلہ داخلی انتشار، فرقہ واریت اور نسلی و قومی تعصبات ہیں۔ یہ تقسیم محض مذہبی اختلاف نہیں بلکہ سیاسی کمزوری، خارجی مداخلت اور اجتماعی طاقت کے زوال کا سبب بن چکی ہے۔ قرآن اس رویے کو صریحاً زوال کی علامت قرار دیتا ہے:

"اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"

(سورۃ الانفال: ۴۶)

تاریخی طور پر **اندلس** اور **خلافت عثمانیہ** کا زوال بھی داخلی تقسیم کا نتیجہ تھا، جس سے بیرونی طاقتوں کو مداخلت کا موقع ملا۔

حل:

Lala

CamScanner

Date:

اسلام وحدت کو محض جذباتی نعرہ نہیں بلکہ سیاسی اور اجتماعی حکمت عملی بناتا ہے۔ قرآن واضح حکم دیتا ہے:

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو"

(سورۃ آل عمران، 103)

فرقہ وارانہ تعصب کو **جاہلیت** قرار دیا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ **مسلکی اختلاف** کو فکری دائرے تک محدود رکھا جائے، جبکہ سیاسی، معاشی اور عالمی معاملات میں **امت کی وحدت کو فوقیت** دی جائے۔

8۔ حاصل کلام:

امت مسلمہ کا موجودہ بحران کسی ایک شعبے کی ناکامی نہیں بلکہ **فکری انحراف، اخلاقی کمزوری، ناقص قیادت، علمی جمود اور داخلی انتشار** کا مجموعی نتیجہ ہے۔ اسلام ان مسائل کا حل محض جذباتی نعروں یا ماضی پر فخر میں نہیں بلکہ قرآن و سنت پر مبنی ایک ہمہ گیر، عملی اور متحرک نظامِ حیات میں پیش کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اسلام کو عبادات تک محدود رکھنے کے بجائے علم، **سیاست، معیشت اور اخلاق** میں نافذ کیا، تو وہ دنیا کی رہنما قوت بنے۔ آج بھی امت کی بحالی اسی وقت ممکن ہے جب وہ اسلام کو دوبارہ **ضابطۂ حیات** کے طور پر اپنائے۔ یہی راستہ امت کے زوال کا خاتمہ اور عروج کی واحد ضمانت ہے۔

"وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر"

(علامہ اقبال)

12

good attempt!!!